ہفت وار رسالہ:479
WEEKLY BOOKLET:479

نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل

صفحات:28

- نمازی کے آگے سے گزرنا کیوں منع ہے؟ (06)
- نمازی کی طرف منہ کرنا کیسا؟ (08)
- سترہ کسے کہتے ہیں؟ (11)
- سترہ رکھنے کا درست طریقہ (18)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل

دُعائے عطار: یااللہ پاک! جو کوئی 28 صفحات کا رسالہ ”نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل“ پڑھ یا سُن لے اس کو اور اس کی نسلوں کو پکّا نمازی اور سچّا عاشقِ رسول بنا کر ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ”دُعا مانگ! قبول کی جائے گی، سوال کر! دیا جائے گا۔“ (نسائی، ص220، حدیث: 1281 مختصراً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عمل کی عمارت گرا دی

صحابیِ رسول، حضرتِ ابو دَرْدَا رضی اللہُ عنہ نے (نماز کے دوران) اپنے آگے سے گزرنے والے ایک شخص سے (نماز کے بعد) فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اُبھارا؟ اُس نے عرض کی: میں نے کیا کیا ہے؟ (شاید اُن کو نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ ہونا معلوم نہ تھا) حضرتِ ابو درداء رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی نماز کے سامنے سے گزرے ہو اور تم نے اپنے ایک یا دو سال کے عمل کی عمارت گرا دی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 35/355)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازی کے آگے سے بغیر سُترے (یعنی کوئی ایسی چیز جس سے رُکاوٹ ہو جائے) کے گزرنا چند صورتوں کے علاوہ سخت گناہ کا کام ہے۔ افسوس! آج کل

اس مُعاملے میں بے حد کوتاہی دیکھی جارہی ہے۔ بعض سمجھدار نظر آنے والے بھی اِس گناہ میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں۔ باجماعت نماز پڑھنے کے بعد بعض نادان جلدی سے پیچھے نکلنے کی وجہ سے جماعت کے ساتھ دعا مانگنے اور قبولیتِ دعا کے اِس اہم موقع کو چھوڑ کر بقیہ نماز پڑھنے والوں کے آگے سے بے دَھڑک گزر جاتے ہیں۔ کچھ لوگ کَن انکھیوں (یعنی ترچھی نظروں) سے دیکھ کر اپنے دِل کو مَنا لیتے ہیں کہ میں آگے سے نہیں گزر رہا حالانکہ بارہا نمازی کے آگے سے گزرنے کی ہی صورت بن رہی ہوتی ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا خوفناک گناہ ہے اِس کا اندازہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِن ارشاداتِ مُبارَکہ سے لگائیے:

”صَبَر کر“ کے پانچ حُروف کی نسبت سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 5 فرامینِ آخری نبی

﴿1﴾ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس (سال) تک ٹھہرنا سامنے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ (بخاری، 1/189، حدیث: 510 مختصراً)

﴿2﴾ جان بوجھ کر نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے کہ آدمی راکھ ہو اور ہوائیں اُسے اُڑاتی پھریں۔ (التمہید لابن عبد البر، 8/478، تحت الحدیث: 596)

﴿3﴾ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو 100 سال کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (ابن ماجہ، 1/506، حدیث: 946)

﴿4﴾ بے شک جو جان بوجھ کر کسی نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرتا ہے قیامت والے دن وہ تمنّا کرے گا کہ میں کوئی سوکھا ہوا درخت ہوتا۔

(معجم کبیر، 14/106، حدیث: 14724)

www.dawateislami.net

﴿5﴾ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ اپنی ران کے ٹوٹ جانے کو سامنے سے گزرنے سے بہتر جانتا۔(مصنف ابنِ ابی شیبہ،2/537، حدیث:2928)

اے اللہ پاک! ہمیں نمازی کے آگے سے گزرنے اور ہر طرح کے گناہ سے ہمیشہ محفوظ رکھ۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے

نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کے بارے میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان وغیرہ کے اَقْوال بھی پڑھ لیجئے۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا: دورانِ نماز جو تمہارے سامنے سے گزرے تو اسے نہ چھوڑو کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔(مصنف عبد الرزاق،2/14، حدیث:2348)

صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھے جو اسے لوگوں کے گزرنے سے بچانے کے لیے سُترہ ہو، پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روک دے اگر وہ نہ رُکے تو اس کا مُقابلہ کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔(بخاری،1/189، حدیث:509)

شارِحِ بخاری حضرت علّامہ بَدرُالدِّین عَیْنی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ”اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اس شخص کو نمازی کے آگے سے گزرنے پر اُبھارتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں گزرنے والے شخص ہی کو شیطان کہا گیا ہو کیونکہ شیطان جِنّات میں بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں بھی، اور ہر سرکش و نافرمان انسان کو شیطان

کہنا عام ہے۔(عمدۃ القاری،3/590، تحت الحدیث:509)

حضرت سیّدنا امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حِصّے **"تو وہ اسے روک دے"** کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مُستَحَب ہے اور آگے سے گزرنے والے کو دور کرنے یا اپنے نماز میں ہونے کا بتانے کے لئے تسبیح پڑھے یا اشارہ کرے۔ نماز میں لڑائی ہر گز نہ کرے کیونکہ اس سے نماز ٹوٹ جانے کا ڈر ہے۔ حدیثِ پاک میں جو فرمایا گیا ہے: "اگر سامنے سے گزرنے والا نہ رکے تو اس کا مقابلہ کرے" یہ مُبالَغے کے لیے ہے،(اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے واقعی لڑائی کرے)۔(شرح المسلم للنووی،4/223،ملتقطاً۔نزہۃ القاری،2/195ماخوذاً)

نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سُترے کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رُخصت (یعنی اجازت) ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، چاہے تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللہ) کہہ کر یا بلند آواز کے ساتھ قرأت کرے (یعنی ایک دو کلمے کی اجازت ہے) یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عملِ کثیر ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔(ردالمحتار،2/486)بِلاضرورت تسبیح اور اشارہ دونوں کرنا مکروہ(یعنی ناپسندیدہ کام) ہے۔

(بہارِ شریعت،1/617، حصہ:3ملخصًا)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دینی کاموں میں خَلَل ڈالنے والا سخت مجرم ہے لہٰذا جو لوگ مسجدوں کے پاس شور مچائیں، ریڈیو کے گانے لگائیں وہ اس سے عِبرت پکڑیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس لیے مجرم ہے کہ نمازی کا دِھیان بانٹتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح،2/5)

زمین میں دَھنسنا بہتر مگر۔۔۔

(تابِعی بُزُرگ) حضرت کَعْبُ الْاَحبار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنے

والا اگر جانتا کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو زمین میں دَھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔
(مؤطا امام مالک، 1/153، حدیث:371)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ ساری وعیدیں (یعنی سزا دینے کے وعدے) (نمازی کے) آگے (سے) گزرنے سے روکنے کے لئے ہیں۔ اگر اس (یعنی نمازی کے آگے سے گزرنے) کے عذاب سے پوری واقفیت ہوتی تو ہر شخص یہ چاہتا کہ زمین پھٹ جائے، مَیں (اس میں) سَما جاؤں مگر نمازی کے آگے سے نہ گُزروں، یہاں گزرنے کی وہی صورت مراد ہے جو ناجائز ہے، جن صورتوں میں شریعت نے گزرنے کی اجازت دی ہے وہ اس سے عَلَیحِدہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/10 ملتقطاً)

ہر گُنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خَصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رَمَضان کا واسِطہ ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش، ص135)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جماعت ختم ہوتے ہی فوراً پیچھے جانے والے غور کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مساجِد میں یہ مَناظِر دیکھے جاتے ہیں کہ جماعت کا سلام پھرتے ہی نمازیوں کی ایک بڑی تعداد پیچھے نکلنے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ راستہ نہ ہونے یا تنگ ہونے کے سبب بقیہ نماز پڑھنے والے تشویش میں پڑ جاتے ہوں گے۔ نماز میں خُشوع وخُضوع (یعنی ظاہری و باطنی عاجِزی) آنا تو دور کی بات نماز پوری کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہوگا، بارہا ایسے رَش والے ماحول میں نماز پڑھنے والوں کو دَھکّے بھی لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا پیچھے جانے والوں کی خدمت میں دَسْت بَستہ گزارِش ہے کہ صَبْر وتحمل کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اپنی جگہ پر ہی بقیہ نماز ادا فرما کر پیچھے جائیں، اُمّید ہے اس وقت تک پیچھے جانے کی

جگہ بھی بن جائے گی۔ اگر پیچھے جانا ضروری ہو تو بقیہ نماز پڑھنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے سُترے کے آگے سے گزریں۔

نمازی کے آگے سے گزرنا کیوں منع ہے؟

حضرتِ علّامہ عبدُالرّحمٰن جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنا صرف اس وجہ سے مکروہِ تحریمی (یعنی ناجائز و گناہ) ہے کہ گزرنے والا نمازی اور اس کے مقصود کے درمیان رُکاوٹ ڈالنے والے کی طرح ہے اور جب وہ نمازی کے آگے سے گزر رہا ہوتا ہے تو گویا ایسا ہوتا ہے جیسے وہ بھی عبادت سے مقصود ہے اور گزرنے والا نمازی کی تَوَجّہ مُنْتَشِر کرتا ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے نمازی کے آگے سے گزرنا ناجائز و گناہ ہے۔ (کشف المشکل من حدیث الصحیحین، 2/158)

حضرت سیّدنا امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ عُلَمائے کرام کے حوالے سے لکھتے ہیں: سُترہ رکھنے میں حِکمت سُترے کے پیچھے جو بھی ہے اس سے نگاہ کو روکنا اور اپنے قریب سے گزرنے والے کو منع کرنا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، 4/216)

مولیٰ سے اپنے مِلتا ہے بندہ نماز میں

عظیم تابِعی بُزُرگ حضرتِ ابُو العالیہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک انسان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے سامنے ایک فرشتہ ہوتا ہے، جو نمازی کہتا ہے وہ لکھ لیتا ہے اور اسے یہ پسند نہیں کہ اس کے سامنے سے کوئی شے گزرے۔“

اس میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی کراہت کی وجہ کی طرف اشارہ ہے اور وہ فرشتوں کا اس سے قریب ہونا ہے لہٰذا آگے سے گزرنے والا نمازی اور اس پر مُقَرَّر فرشتوں کے درمیان دَخَل انداز ہوتا ہے۔ (شرحِ جامع ترمذی، 3/280، تحت الحدیث: 336 بتغیرٍ قلیلٍ)

www.dawateislami.net

لوگ نمازی کے آگے سے کیوں گزرتے ہیں؟

جن خوش نصیب مسلمانوں کے گھر میں مذہبی رُجحان ہوتا ہے اُن کے بارے میں کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ وہ ناسمجھ چھوٹے بچوں کو بھی نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع کرتے ہیں جو کہ ایک اچھی عادت ہے تاکہ بچے کو بچپن سے ہی اِس بات کا علم ہو کہ نمازی کے آگے سے نہیں گزرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے بعض لوگ ایسے بھی ہوں جن کو جوانی یا بڑھاپے میں بھی اِس دینی مسئلے کا علم نہ ہوتا ہو کہ **"نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے"** اس لیے وہ اس گناہ میں پڑ جاتے ہوں گے، بعض لوگ مسئلے کا عِلم ہونے کے باوجود بھی غفلت اور بے پروائی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزر جاتے ہیں جبکہ بعض لوگ جلد بازی کے سبب اس گناہ میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں۔ جمعہ، عیدَیْن، رمضانُ الکریم میں یا جن مساجد میں نمازیوں کا رَش (Rush) ہوتا ہے وہاں لوگ مَعاذَ اللہ ایک نہیں بلکہ کئی کئی نمازیوں کے آگے سے گزر کر نجانے کتنے گناہوں کے مجرم بنتے چلے جاتے ہیں۔ اگر آپ سے بھی کبھی یہ گناہ ہو گیا ہو تو آگے پڑھنے سے پہلے اَبھی اَبھی اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کر لیجئے اور اگر یاد نہ ہو کہ کبھی نمازی کے آگے سے گزرے ہیں یا نہیں تو بھی اِس طرح کہنے میں حرج نہیں کہ **"یااللہ پاک! اگر مجھ سے کبھی جان بوجھ کر نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ ہوا ہو تو اِس سے بلکہ اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔"**

نماز پڑھنے والے کے لئے سنّت

سب کو چاہئے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچیں، اگر گزرنا ضروری ہو تو سُترے کا انتظام کریں (بعض مساجِد میں سُترے رکھے ہوتے ہیں یہ اچھی بات ہے) ورنہ نکلنے کا اور کوئی راستہ

نہ ہو تو تھوڑا سا انتظار کر لیجئے۔ اِس شرعی مسئلے پر عمل کرنے کی وجہ سے انتظار کرنے پر بھی اللہ پاک کی رحمت سے ثواب ملے گا۔ شریعت نے نمازی کو نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے آگے سُترہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے تاکہ لوگوں کے گزرنے کا خطرہ کم سے کم ہو لہٰذا نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ اپنے سامنے سُترہ رکھ کر نماز ادا کرے۔ نماز پڑھنے والے کو یہ بھی چاہئے کہ لوگوں کے آنے جانے کے راستے میں نماز نہ پڑھے بلکہ کسی سُتون یا سترے کی آڑ میں پڑھے تاکہ اَنْجانے میں بھی کوئی سامنے سے نہ گزرے۔

عُلَمائے کرام نے لوگوں کے آنے جانے کے راستوں پر نماز پڑھنے والے اور نمازی کے آگے سے گزرنے والے دونوں کے گناہگار ہونے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی ہے کہ نمازی گزرنے والے کو روکنے میں کوتاہی کرے یا پھر وہ لوگوں کے آنے جانے کی جگہ راستے میں نماز ادا کرے۔ (شرح الزرقانی علی الموطا امام مالک، 1/464، تحت الحدیث:363)

نماز پڑھنے والا اچھی نیّت کے ساتھ کسی ستون یا سُترے کی آڑ میں نماز پڑھے تو اُسے ”شرعی مسئلے پر عمل کا ثواب حاصل ہو گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/658) لیکن اگر کوئی راستے میں یا سُترے کے بغیر نماز پڑھے تو بھی آگے سے گزرنے والے کو اجازت نہیں کہ وہ بغیر سُترے کے اِس کے آگے سے گزرے۔

نمازی کی طرف منہ کرنا کیسا؟

جماعت ختم ہونے کے بعد جلدی پیچھے نکلنے یا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچنے کے لئے بعض لوگ نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ یہ سلام پھیرے تو نِکلوں اس طرح نمازی کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہونا بھی گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/626، حصہ:3)

www.dawateislami.net

اس گناہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ سیدھی یا اُلٹی کروٹ کے رُخ کھڑے ہو جائیں تاکہ آپ کا چہرہ نماز پڑھنے والے کی طرف نہ رہے یا پھر نمازی کی جانِب پیٹھ کر کے کھڑے رہیں جب وہ سلام پھیر دے پھر پیچھے چلے جائیں۔

شیطانی وَسْوَسہ

ہو سکتا ہے یہ دینی مسائل پڑھ یا سُن کر کوئی بول دے کہ یار! دین میں اتنی سختی نہیں ہے۔ اِس شیطانی وَسْوَسے کا جواب یہ ہے کہ دین میں **"اتنی"** نہیں **"بالکل"** بھی سختی نہیں بلکہ دین میں آسانی ہے لیکن مَن مانی نہیں۔ اللہ پاک پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 286 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

اگر کوئی خود دِینی مسائل نہ سیکھے، جب مفتیانِ کِرام، عُلَمائے کِرام (کَثَّرَھُمُ اللہ یعنی اللہ پاک ان کی تعداد بڑھائے) ہم تک دُرُست دِینی احکام پہنچائیں تو یہ کہہ دے کہ "دین میں اتنی سختی نہیں" یہ شیطانی وَسْوَسہ ہے۔ دنیا بھر میں ٹریفک کے جو اُصول (Rules) ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور جہاں قانون پر باقاعدہ عمل ہوتا ہے وہاں کوئی اِن رُولز کے خلاف بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، آخر اُس وقت یہ وَسْوَسہ کیوں نہیں آتا کہ یار! اتنی سختی کیوں؟ بلکہ اگر کوئی سلیمُ الفِطرت (یعنی عقل مند) شخص غور کرے گا تو یہی فیصلہ کرے گا کہ اِن اُصولوں کی پابندی میں ہماری اپنی جان کی حفاظت ہے۔ ٹریفک قوانین کی پابندی جسمانی حفاظت کا ذریعہ ہے جبکہ دینی احکامات کی پابندی جسمانی اور روحانی حفاظت کا ذریعہ ہے اور اِن پر عمل کرنے والا دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

کسی بھی ملک کا وِیزہ لینے کے لئے اُس ملک کے رُولز کو فالو کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ

وہ ملک وِیزہ دیتا ہی نہیں اور اگر پہلے سے دیا ہو تو بسا اوقات ویزہ کینسل کر دیتا ہے تو اگر مُلکِ عَدَن (یعنی جنّت) میں جانا چاہتے ہیں تو اللہ پاک کے پیارے دینِ اسلام کے احکامات اور اُس کے پیارے پیارے آخِری نبی مکّی مَدَنی محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی احادیثِ مُبارَکہ کو دل و جان سے ماننا اور ان پر عمل کرنا ہوگا کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے اور آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی جنّت میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔ اے اللہ پاک! ہمیں خیر سے جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

مُفلِسو اُن کی گلی میں جا پڑو باغِ خُلد اِکرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص 41)

شرحِ کلامِ رضا: اے غریبو! بے سہارو! غم کے مارو! نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامنِ کرم کو اچھی طرح مضبوطی سے تھام لو، اِس کی برکت سے تمہارا جنّت میں داخلہ ہو ہی جائے گا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

کیا نمازی کے آگے سے بالکل بھی نہیں گزر سکتے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسا نہیں ہے کہ **"نمازی کے آگے سے بالکل بھی نہیں گزرا جاسکتا"**، ہمارے پیارے پیارے دینِ اسلام نے جہاں ہمیں نمازی کے سامنے سے گزرنے سے منع فرمایا ہے وہیں نمازی کے آگے سے گزرنے کا دُرست طریقہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کے اہم مسائل یاد رکھنے کے لئے سوال جواب کی صورت

www.dawateislami.net

میں پیش کئے جارہے ہیں۔ اِنہیں غور سے پڑھئے اگر کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو خود سے مسئلے کو حل کرنے کے بجائے اپنے قریبی دارُالاِفتاء اہلِ سنّت میں مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ کر اِس حکمِ قرآنی: ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝۴۳﴾ (پ 14، النحل:43) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔“ پر عمل کیجئے۔

سُترے کے بارے میں سوال جواب

سوال سُترہ (Barrier، Sutrah) کسے کہتے ہیں؟

جواب سُترہ کے لُغوی معنیٰ ہیں: چُھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں **”سُترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سُترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں۔“** (مراٰۃ المناجیح، 2/1)

سوال کیا نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سُترہ استعمال فرمایا ہے؟

جواب جی ہاں! نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی سترہ استعمال فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ ابو جُحَیفہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو چمڑے کے سُرخ خیمے میں دیکھا اور میں نے حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے وضو کا پانی نکالا تو لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں، جو اس میں سے کچھ پاجاتا اسے (منہ اور سینے پر) مَل لیتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تَری لے لیتا، پھر حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ نے ایک نیزہ گاڑ دیا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سُرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور جانوروں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (مسلم، ص203، حدیث:1120)

سوال نمازی کے سامنے سترہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب جہاں سے کسی کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو وہاں نمازی کو اپنے آگے سترہ رکھنا مُستَحَب

www.dawateislami.net

ہے۔فِقہِ حنفی کی مشہور کتاب ”تنویرُ الاَبصار“ میں ہے:”امام اور اکیلے میں نماز پڑھنے والا جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں۔“(تنویر الابصار مع در مختار،2/484)

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی نماز میں سُترہ رکھنے کا اہتمام کرے، چاہے وہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ،2/524،حدیث:2879)ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سامنے سُترہ رکھ کر نماز پڑھے۔ (ابنِ ماجہ،1/510،حدیث:954مختصراً)

سوال جہاں نمازی کو سامنے سے کسی کے گزرنے کا گُمان ہو وہاں سُترہ نہ رکھنا کیسا؟

جواب جہاں بھی گزرنے کا خطرہ ہو وہاں سترہ نہ رکھنا مکروہ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ کام) ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار،2/484)

سوال اگر سامنے سے گزرنے کا گُمان نہ ہو تو کیا پھر بھی سُترہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب جی نہیں!جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو اور نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ رکھنے میں حرج نہیں، پھر بھی بہتر ہے کہ سُترہ رکھ لیا جائے۔(تنویر الابصار مع در مختار ورد المحتار،2/487)

سوال نمازی کے آگے سُترہ رکھ کر نماز پڑھنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب سُترہ رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز میں شیطان رکاوٹ نہیں بنے گا۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا:”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سُترہ رکھ کر پڑھے، اس طرح شیطان اس کے اور اس کی نماز کے درمیان رُکاوٹ نہیں بنے گا۔“(مصنف عبد الرزاق،2/7،حدیث:2307مختصراً)

فاروقِ اعظم کا اپنا عمل مبارک

مسلمان کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ اپنے سامنے بطورِ سُترہ نیزہ گاڑ لیتے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اَسْوَد رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے: بسا اوقات حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ زمین میں بطورِ سُترہ نیزہ گاڑ لیتے۔

(مصنف عبد الرزاق، 2/6، حدیث: 2319 مختصراً)

بغیر سُترہ نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال بغیر سُترہ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟

جواب نمازی اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے قدم سے لے کر دیوارِ قبلہ تک بغیر سُترے کے آگے سے گزرنا جائز نہیں، اور اگر صحرا یا بڑی مسجد (جیسے مسجدِ اقصیٰ، مسجدِ نبوی شریف اور مسجدِ حرام شریف) میں نماز پڑھ رہا ہو تو نمازی کے قدم سے "مَوْضَعِ سُجود" (اس کی وضاحت اگلے سوال میں موجود ہے) تک بغیر سُترے کے گزرنا **ناجائز ہے۔**

(بہارِ شریعت، 1/615، حصّہ: 3 تسہیلاً)

مسجدَیْنِ کَرِیْمَیْن یعنی مسجدُ الحَرام شریف اور مسجدِ نَبَوی شریف کے علاوہ آج کل عام مساجد جو پاک و ہند، بنگلہ دیش وغیرہ میں ہیں وہ مسجدِ صغیر (یعنی چھوٹی مسجد) ہی کے حکم میں ہیں، اگرچہ بعض مساجد کے مُتعلِّق لوگ بڑی مسجد کا لفظ استعمال کرتے ہیں، لیکن وہ (نمازی کے آگے سے گزرنے والے مسئلے کے اعتبار سے) بڑی مسجد میں شامل نہیں۔

سوال مَوْضَعِ سُجود سے کیا مراد ہے؟

جواب مَوْضَعِ سُجود سے مراد یہ ہے کہ قیام میں نگاہوں کو سجدے کی جگہ پر جمایا جائے تو نگاہیں جتنی دور تک کی جگہ کا اِحاطہ کریں، وہ سب جگہ مَوْضَعِ سُجود ہے اور یہ امامِ اہلِ سنّت،

www.dawateislami.net

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیان کردہ تجربے کے مطابق نمازی کے آگے تقریباً تین گز تک کا ایریا بنتا ہے۔ اُس کے اندر اندر تک بغیر سُترے کے نمازی کے آگے سے گزرنا بالکل جائز نہیں، اس سے باہر صحرا اور بڑی مساجد میں گزرنے کی اجازت ہے، لیکن مکان اور مسجد صغیر (یعنی چھوٹی مسجد) میں دیوارِ قبلہ تک سامنے سے نہیں جاسکتا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص133 تسہیلاً)

سوال جماعت میں صف پوری کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟

جواب صف پوری کرنا واجب ہے، اس لئے اگر نمازی کے آگے سے گزرے بغیر صف پوری نہ ہوسکتی ہو تو نمازی کے آگے سے گزر کر صف پوری کرنا ضروری ہے۔

(در مختار، 2/483)

جماعت کے وقت اگلی صف میں جگہ خالی ہونے کے باوجود لوگ پیچھے صف میں نماز شروع کردیتے ہیں، اس میں بھی یہی حکم ہے کہ اس کے آگے سے گزر کر صف پوری کرے۔ اس میں قصور اسی شخص کا ہے جس نے ایسی جگہ نماز شروع کی۔

(بہارِ شریعت، 1/617، حصّہ:4 مفہوماً)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے ارشاد کا خلاصہ آسان الفاظ میں کچھ اس طرح ہے کہ صفوں میں مل کر کھڑا ہونا اور گیپ ختم کرنا نہایت ضروری اور گیپ رکھنا ممنوع و ناجائز ہے یہاں تک کہ صف پوری کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گزرنے کی اجازت دی گئی حالانکہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ میں سختی سے منع فرمایا گیا ہے مگر صف مُکمّل کرنا اِس قدر ضروری کام ہے کہ اِس کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ صفوں کو مُکمّل کرنا اس سے زیادہ اَہم اور ضروری ہے اور صف کو خالی چھوڑنا سخت خرابی والا کام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/46تا49)

www.dawateislami.net

کون کون سی چیزیں سُترہ بن سکتی ہیں اور کون سی نہیں؟

سوال سُترہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب ہر وہ چیز جو سُترے کے طور پر استعمال کی جائے اس کا لمبائی میں کم از کم ایک ذِراع (یعنی ڈیڑھ فٹ) اور موٹائی (یا چوڑائی) میں ایک انگلی کے برابر ہونا ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/479)

بیان کی گئی مقدار سے کم سائز کی شے سُترہ نہیں بن سکتی کیونکہ جو اس سے کم ہو گی وہ دور سے دیکھنے والے کو نظر نہیں آئے گی، لہٰذا اس سے مقصود (یعنی نمازی کے آگے سے نہ گزرنا) حاصل نہیں ہو گا۔ (ھدایہ، 1/63)

سوال اگر سُترے میں بیان کی گئی دو شرائط میں سے ایک پائی جائے اور ایک نہیں تو کیا وہ سُترہ بن سکتی ہے مثلاً کسی نمازی کے سامنے ایک انگلی سے بھی باریک چھڑی (اسٹک) یا کوئی لکڑی زمین میں گاڑی ہو، جس کی لمبائی ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، تو کیا وہ سُترے کے لیے کافی ہے؟

جواب **جی نہیں!** ایسی چھڑی یا لکڑی سُترہ کے لیے کافی نہیں اور ایسی چھڑی یا لکڑی کی آڑ میں نمازی کے آگے سے گزرنا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ سُترے کی بیان کی گئی دونوں شرائط لمبائی میں کم از کم ڈیڑھ فٹ اور **موٹائی یا چوڑائی میں ایک انگلی کے برابر ہونا** ضروری ہے۔

سوال بعض مساجد کے دروازوں یا مسجد کے اندر پارٹیشن کے لئے شیشہ (GLASS) لگا ہوتا ہے، جو ایک انگلی سے باریک ہوتا ہے، ایسی صورت میں اگر کوئی نمازی شیشے کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو کیا کسی شخص کے لیے اس شیشے کے دوسری طرف سے گزرنا جائز ہو گا؟

جواب اوّلاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہر وہ چیز جو سُترے کے طور پر استعمال کی جائے، اس

www.dawateislami.net

کی لمبائی کم از کم ڈیڑھ فٹ اور موٹائی یا چوڑائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہونا ضروری ہے۔ اب اگر مَساجد میں نَصب شیشوں پر غور کیا جائے تو ان کی موٹائی اگرچہ ایک انگلی کے برابر نہیں ہوتی، لیکن ان کی چوڑائی ایک انگلی سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے اور سترے کا اصل مقصود بھی ان سے حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے شیشے کی آڑ میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے اور گزرنے والا گنہگار نہیں ہو گا۔ یہاں سُترے کی موٹائی بیان کرنے سے مقصود درحقیقت اس کی چوڑائی بیان کرنا ہی ہے۔

سوال اگر کوئی شخص پردے کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو، تو کیا پردے کے اُس پار سے گزرنا جائز ہو گا؟

جواب جی ہاں! وہ پردہ جو زمین تک لٹک رہا ہوتا ہے، وہ سُترہ کے لیے کافی ہے، اس کی آڑ میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، کیونکہ اس کی موٹائی اگرچہ انگلی کے برابر نہیں ہوتی، لیکن چوڑائی انگلی سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے اور سُترے کا اصل مقصود بھی اس سے حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کے آگے سے گزرنے والا گنہگار نہیں ہو گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/483)

سوال بعض نمازی حضرات سفر میں ہینڈ بیگ یا اسکول بیگ اپنے آگے بطورِ سترہ رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ کیا ان کے سامنے سے گزرنا جائز ہو گا؟

جواب جس بیگ کی لمبائی ڈیڑھ فٹ یا اس سے زیادہ ہوتی ہے، ایسے بیگ کو سترہ بنایا جا سکتا ہے اور جو بیگ لمبائی میں ایک ہاتھ سے کم ہوتے ہیں، ایسے بیگ کو سترے کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے رکھ کر نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

سوال بعض مساجد میں فریم نما سترہ ہوتا ہے، جس کے دونوں طرف لکڑی اور اوپر بھی لکڑی ہوتی ہے، کیا شریعت میں ایسے سترے کا اعتبار ہے جبکہ اس میں درمیان کا حصہ خالی

ہوتا ہے؟

جواب ایسا سترہ صحیح ہے، اس کا لمبائی میں کم از کم ڈیڑھ فٹ اور موٹائی (یا چوڑائی) میں ایک انگلی کے برابر ہونا ضروری ہے۔

سوال اگر کوئی شخص چارپائی پر ایک طرف بیٹھا ہو، تو اسی چارپائی کو سترہ بنا سکتے ہیں؟

جواب چارپائی کا جو حصہ نمازی کے سامنے ہو وہ ایک ہاتھ اونچا ہو، تو اس صورت میں اسے سُترہ بنا سکتے ہیں اگرچہ اس پر کوئی بیٹھا یا سویا ہوا ہو جبکہ اس کا چہرہ نمازی کے سامنے نہ ہو کیونکہ جان بوجھ کر کسی کے چہرے کے سامنے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی اور گناہ کا کام ہے۔ البتّہ سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی شخص چارپائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس (یعنی نماز پڑھنے والے کی) طرف اُس کی پیٹھ ہے تو اس کے پیچھے جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر اس طرف پیٹھ کیے سو رہا ہے جب بھی مضائقہ نہیں، مگر سوتے کے پیچھے پڑھنے سے اِحتراز (یعنی بچنا) مناسب ہے، دو وجہ سے، ایک یہ کہ کیا معلوم اس کے نماز پڑھنے کے دوران وہ اس طرف کَروَٹ لے اور ادھر (یعنی نماز پڑھنے والے کی طرف) اس کا منہ ہو جائے، دوسرے مُحْتَمَل (یعنی اِمکان) ہے کہ سوتے میں اس سے کوئی ایسی شے صادر ہو جس سے نماز میں اسے ہنسی آجانے کا اندیشہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/346)

سوال کیا درخت، جانور یا کسی انسان کو سترہ بنایا جاسکتا ہے؟

جواب جی ہاں! درخت، جانور، یا آدمی وغیرہ کو سترہ بنایا جاسکتا ہے۔ (غنیۃ المتملی، ص367) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے جب کہ اس کی پیٹھ مُصَلّی (یعنی نماز پڑھنے والے) کی طرف ہو کہ نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت، 1/616، حصہ:3)

www.dawateislami.net

سوال کیا تکیے کو بطورِ سترہ استعمال کرنا درست ہے؟ بعض لوگ بستر پر نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے تکیہ رکھ لیتے ہیں، تو کیا ایسی صورت میں اس تکیے کی آڑ سے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے؟

جواب جی ہاں! تکیے کو بطورِ سترہ استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ عام طور پر تکیے کی لمبائی ڈیڑھ فٹ یا اس سے زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اگر تکیے کو کھڑا کرکے رکھا جائے تو اس کی اُونچائی ڈیڑھ فٹ کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو وہ سترہ کے لیے کافی ہے اور اس کی آڑ میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہوگا البتّہ اگر تکیے کو لِٹا کر یا اس کی چوڑائی کے رُخ پر رکھا تو اس کی اونچائی ڈیڑھ فٹ سے کم رہ جانے کے سبب سترے کی مقدار پوری نہیں ہوگی اور اس کے آگے سے گزرنا جائز نہیں ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سُترہ رکھنے کے مُتَفَرِّق مسائل

سوال نمازی کے آگے سترہ رکھنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

جواب سنّت یہ ہے کہ نمازی اور سترے کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔ سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ سیدھی یا اُلٹی اَبرو (Eyebrow) کی سیدھ پر ہو اور سیدھی اَبرو کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (درمختار، 2/485)

سُترہ کہاں رکھیں

صحابیِ رسول حضرتِ مِقداد رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لکڑی یا سُتُون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے نہ دیکھا مگر آپ اسے اپنی داہنی یا

www.dawateislami.net

بائیں اَبرو کے سامنے رکھتے تھے اور بالکل اس کے سامنے نہ ہوتے تھے۔

(ابوداؤد، 1/273، حدیث:693)

شرحِ حدیث: سُترے کو ناک کی سیدھ میں نہ رکھتے تاکہ بُت پَرستوں کی مُشابَہت نہ ہو جائے کیونکہ وہ پوجا کے وقت بت بالکل سامنے رکھتے ہیں۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ سترہ نمازی کے سامنے نہ ہو بلکہ قدرے دائیں بائیں ہٹا ہو، اس مسئلے کا ماخَذ یہ حدیث ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 2/8)

سوال اگر نماز پڑھنے والا شخص اُونچائی پر ہو تو کیا اس کے سامنے سے گزر سکتے ہیں؟

جواب اگر نماز پڑھنے والا اتنی اونچائی پر ہو کہ سامنے سے گزرنے والے کے جسم کا کوئی عضو (Body part) نمازی کے سامنے نہ آئے تو اس کے سامنے سے گزرنا جائز ہے، اور اگر کسی بھی عضو کا سامنا ہو تو گزرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت، 1/615، حصہ:3)

سوال کہا جاتا ہے کہ امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی کافی ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے، مقتدی کو نئے یا الگ سے سُترے کی ضرورت نہیں، اس صورت میں اگر چھوٹی مسجد میں بھی جماعت میں مقتدی کے آگے سے گزر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔ (رد المحتار، 2/487) لیکن بلاوجہ مقتدی کے آگے سے نہ گزریئے۔

سوال اگر کوئی شخص جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ صف سے باہر جانے کے لئے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے؟

جواب جس شخص کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو اُس کیلئے مستحب ہے کہ اپنی ناک پکڑے اور سر جُھکائے، صف سے باہر ہو جائے، اب چاہے تو صفوں کے آگے سے گزرتا ہوا چلا جائے یا صفوں کو چیرتا ہوا پیچھے چلا جائے، اس صورت میں نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں

کہلائے گا کیونکہ امام کا سترہ، مقتدیوں کیلئے بھی سترہ ہوتا ہے۔

سوال یہ جو کہا گیا ہے کہ امام کا سترہ مقتدی کے لیے کافی ہے، تو مَسْبُوق جب اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہوگا، تو کیا اس کے سامنے بھی سترہ رکھنا ضروری ہے؟ وہ بھی تو مقتدی ہے۔

جواب اولاً یہ بات یاد رکھئے کہ مسبوق (یعنی وہ مقتدی جو جماعت کی ابتدا میں امام کے ساتھ شامل نہ ہو سکا اور اس کی ایک یا زیادہ رکعتیں فوت ہوگئیں) صرف اس وقت تک مُدرِک (یعنی وہ مقتدی جو شروع سے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہے) کی طرح ہے جب تک وہ امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو، لہٰذا نماز شروع کرتے وقت مسبوق پر الگ سے سترہ رکھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس وقت امام کا سترہ ہی مسبوق کے لیے بھی کافی ہوتا ہے۔ البتّہ جب امام سلام پھیر دے اور مسبوق اپنی باقی رکعتیں ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے، تو اب وہ مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے حکم میں ہوتا ہے۔ لہٰذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ امام کے سترے کے تابع نہیں رہتا، اب اگر اس کے سامنے سے لوگوں کے گزرنے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے بھی سترہ رکھنا چاہیے اور بغیر سترے اس کے آگے سے گزرنا جائز نہیں ہوگا۔

سوال نمازِ جنازہ میں اگلی صف میں جگہ خالی ہو اور نماز شروع ہو جائے تو کیا ایسی صورت میں صف پوری کرنے کے لیے مقتدی کے آگے سے گزرنا جائز ہے؟

جواب جی ہاں! نمازِ جنازہ میں صف پوری کرنے کے لیے مقتدیوں کے آگے سے گزرنا جائز ہے، کیونکہ امام کے آگے رکھی گئی میت یا اس کی چارپائی یا ڈولی امام کے لیے سترہ ہے اور "امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی سترہ شمار ہوتا ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/616، حصہ:3)

سوال گزرنے والے کے پاس سترہ ہے مگر کھڑا نہیں کرسکتا تو کیا کرے؟

جواب اگر اس کے پاس عصا (یعنی اِسٹک) ہے مگر نَصْب نہیں کرسکتا تو اسے کھڑا کر کے

نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔(بہار شریعت، 1/617، حصہ:3)

سوال اگر کسی شخص نے اپنی نماز ادا کرلی ہو اور اس کے بالکل پیچھے کوئی نماز ادا کر رہا ہو، تو کیا یہ شخص اٹھ کر دائیں بائیں جاسکتا ہے یا یہ بھی نمازی کے آگے سے گزرنا کہلائے گا؟

جواب اگر کوئی شخص پہلے ہی نمازی کے آگے بیٹھا ہو اور وہ اٹھ کر دائیں بائیں چلا جائے تو یہ منع نہیں ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق ایک حدیثِ پاک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے سامنے بیٹھا رہنا، یا آکر بیٹھ جانا، یا بیٹھے سے اٹھ جانا، سیدھا سامنے چلا جانا منع نہیں بلکہ سامنے کی سمت کاٹ کر گزرنا منع ہے یعنی ہمارے ملک میں جنوباً شمالاً جانا۔“ (مراٰۃ المناجیح، 2/10) البتّہ ایک مرتبہ سائڈ پر ہونے کے بعد دوبارہ نہیں گزر سکتا کیونکہ اب یہ نمازی کے آگے سے گزرنا کہلائے گا۔(مدنی مذاکرہ:28 جمادی الاخریٰ 1441 ہجری، 22 فروری 2020)

سوال اگر دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں، اور سترہ نہ ہو تو کیا کریں؟

جواب اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سُترے کے لیے کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کے آگے سے گزر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جِدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔(ردالمحتار، 2/483)

سوال نمازی کے آگے سے گزرنا گناہِ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

جواب نمازی کے سامنے سے بغیر سُترے کے گزرنا مکروہِ تحریمی، ناجائز اور گناہِ صغیرہ (یعنی چھوٹا

گناہ) ہے اور اگر نمازی کے سامنے سترہ موجود ہو، اس کے باوجود کوئی شخص جان بوجھ کر سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرے تو یہ سخت مکروہ و گناہ ہو گا، جیسا کہ مشہور فقیہ و مُحدِّث حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عَیْنی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نماز پڑھنے والا امام ہو، مُنْفرِد (یعنی اکیلا نماز پڑھ رہا) ہو یا سترے کی طرف رخ کر کے کوئی نماز پڑھ رہا ہو، تینوں صورتوں میں نمازی کے سامنے سے گزرنا، مکروہ (تحریمی) ہے، البتّہ ان سب صورتوں میں سخت حکم اس صورت کا ہے کہ کوئی شخص سترے اور نمازی کے درمیان سے گزرے۔ (عمدۃ القاری، 2/98، تحت الحدیث:76)

اور عُلَمائے کرام نے وضاحت فرمائی کہ ہر مکروہِ تحریمی گناہِ صغیرہ ہے۔ ہاں! اگر کوئی شخص اس کی عادت بنالے تو یہ صغیرہ گناہ، کبیرہ گناہ (یعنی بڑا گناہ) بن جائے گا کیونکہ صغیرہ پر اِصرار (یعنی بار بار کرنا) اسے کبیرہ بنا دیتا ہے (ردالمحتار، 2/182۔ المحیط البرہانی، 10/180، 181) اور اگر یہ سوچ کر کرے کہ چھوٹا گناہ ہی ہے نا؟ تو یہ سخت بڑا گناہ ہو جائے گا۔ بعض عُلَمائے کرام نے نمازی کے سامنے سے بغیر سُترے کے گزرنے کو کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) بھی ارشاد فرمایا ہے، جیسا کہ امام ذَہَبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتاب **"کتاب الکبائر"** میں بعض گناہوں کے کبیرہ (یعنی بڑا گناہ) ہونے کا گمان کیا ہے، اس میں آپ نے **"نمازی کے آگے سے گزرنا"** بھی لکھا ہے۔

(کتاب الکبائر للذہبی، ص279)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ گناہ کے معاملے میں یہ نہ دیکھو کہ یہ صغیرہ (یعنی چھوٹا) ہے یا کبیرہ (یعنی بڑا) بلکہ یہ دیکھو کہ یہ نافرمانی کس کی ہے لہٰذا جب یہ تَصَوُّر ہو گا تو اللہ پاک کی رحمت سے کسی گناہ کی طرف ذہن نہیں جائے گا جس طرح بڑے سے بڑے اِسٹور کو بعض اوقات ایک تیلی بھی جلا سکتی ہے ایسے ہی بظاہر

ایک چھوٹا نظر آنے والا گناہ بھی جہنّم میں پہنچا سکتا ہے۔ اے اللہ پاک! ہمیں ہمیشہ اپنی نافرمانی والے کاموں سے محفوظ فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

جُوں ہی گناہ کرنے لگوں ، تیرے خوف سے
فوراً اُٹھوں میں تھرتھرا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، ص132)

سوال اگر عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اس کے آگے سے کوئی گزرنا چاہے تو وہ کیسے روکے؟

جواب عورت کے سامنے سے کوئی گزرے تو عورت تَصفِیق (تَص۔فِیْق) سے روکے (یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے کی پُشت پر مارے) اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے سُبْحٰنَ اللہ کہا تو بھی (نماز) نہیں ٹوٹے گی مگر خلافِ سُنّت ہوا۔ (ردالمحتار، 2/487،486)

عورت کی آواز بھی عورت ہے

فِقْہِ حَنَفی کے مشہور عالمِ دین حضرتِ علّامہ حَسَن بن عَمّار المِصری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب **"نُوْرُ الْاِیْضاح"** میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے پر عورت کا تسبیح کے بجائے تَصفِیق کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **"عورت تسبیح کرنے سے بچے کیونکہ اس طرح اس کی آواز بلند ہوگی اور عورت کی آواز بھی مَحلِّ فتنہ ہے۔"**

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، ص188)

اس سے وہ عورتیں درسِ عبرت حاصل کریں جو خریداری، محلّے داری وغیرہ میں غیر مردوں سے بے تکلُّفی کے ساتھ گُفتگُو کرتی ہیں۔ عورت کو گھر کی چار دیواری میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تاکہ دروازے کے باہَر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ نہ سننے پائیں۔ بچّوں پر بھی گرجتے برستے وقت یہی احتیاط رکھیں۔

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: افسوس! ان عورتوں پر جو گا بجا کر

www.dawateislami.net

اپنی آوازیں غیروں کو سُنائیں۔ خیال رہے کہ اگر نمازی عورت کا مَحْرَم بھی اسے پکارے یا سامنے سے گزرنے لگے تب بھی عورت ہاتھ پر ہاتھ ہی مارے گی، کیونکہ اس کے لئے قانون ہی یہ ہو گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/134-135)

دیدے پردہ بہو بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عورَتوں کو
ہم سبھی کو حقیقی حیا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص132)

سوال اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو تو کیا اِسے آڑ بنا کر دوسرا شخص گزر سکتا ہے؟

جواب ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شخص گناہ گار ہوا اور دوسرے کے لئے یہی پہلا شخص سترہ بھی بن گیا۔

نوٹ: جواب، سوال کے مطابق پیش کیا گیا ہے، البتّہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو اور ہمیں معلوم ہے کہ ہم گزرنے والے کو سمجھائیں گے تو وہ مان لے گا ایسی صورت میں اسے نیکی کی دعوت دے کر سمجھانا چاہئے کہ اب ہم پر سمجھانا واجب (یعنی ضروری) ہے اگر نہیں سمجھائیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

طواف وسعی کے دوران نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ

سوال کیا طواف اور سعی کے دوران مَطاف (یعنی طواف کرنے کی جگہ) اور مَسعیٰ (یعنی صفا ومَروہ کا درمیانی حِصّہ جہاں لوگ سعی کرتے ہیں اس) میں نَماز پڑھنے والوں کے آگے سے بغیر سُترے کے گزر سکتے ہیں؟

جواب مَطاف اور مَسعٰی میں کئی لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، دورانِ طواف نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے مگر دورانِ سَعْی گزرنا جائز نہیں۔ ایسے موقع پر رُک کر نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار کر لیجئے۔ ہاں کسی گزرنے والے کو آڑ بنا کر گزر سکتے ہیں۔

سوال ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جبکہ اس کے سامنے اگلی صف میں بیٹھا شخص نماز سے فارغ ہو چکا ہے کیا یہ کسی کو نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزارنے کے لیے اپنا ہاتھ بطورِ سترہ (یعنی رکاوٹ) اس کے آگے کر سکتا ہے؟

جواب اگر وہ بیٹھا ہوا شخص اپنا ہاتھ اس طرح نمازی کے آگے کرے کہ چہرہ نمازی کی طرف نہ ہو بلکہ ایک سترے جتنا ہاتھ کھڑا کر دے تو اب گزرنے والا کا گزرنا درست ہو گا۔

سترے کے متعلق بعض غلط فہمیاں

سوال اگر غلطی سے کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر جائے تو اس کا کیا حکم ہے، کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب جی نہیں! اگر کوئی شخص غلطی سے لا علمی میں نمازی کے آگے سے گزر گیا، تو وہ گنہگار نہیں ہو گا۔ (فتاوی اجملیہ، 2/25)

سوال عوام میں مشہور ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر سترے کے نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب نمازی کے آگے سے گزرنے کے سبب نمازی کی نماز میں کوئی حرج نہیں آتا اور نہ

ہی نماز ٹوٹتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”نمازی کے آگے سے بلکہ مَوْضَعِ سُجود سے کسی کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، کُتّا ہو یا گدھا۔“

(بہارِ شریعت، 1/614، حصہ:3)

سوال بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ کوئی شخص بھول کر نمازی کے آگے سے گزر جاتا ہے۔ جب کوئی اسے مُتوجّہ کرے یا روکنے کی کوشش کرے تو وہ اپنی غَلَطی کا اِزالہ کرنے کے خیال سے اسی راستے سے واپس گزرنے کی کوشش کرتا ہے، یعنی دوبارہ نمازی کے آگے سے گزر کر پیچھے جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس پر شرعاً کیا حکم ہو گا؟

جواب نماز پڑھنے والے کے آگے سے بغیر سُترے کے جان بوجھ کر گزرنا گناہ ہے لیکن کسی کی نماز پڑھنے والے کی طرف تَوَجّہ نہ رہی اور وہ بھول کر اس کے آگے سے گزر گیا تو وہ گنہگار نہیں ہو گا البتّہ سوال میں بیان کی گئی صورت کے مطابق اگر وہ اپنے خیال کے مطابق اپنی غَلَطی (جو کہ دراصل غلطی نہیں تھی کیونکہ وہ بھول کر گزرا ہے) کا اِزالہ کرنے کے لئے اب جان بُوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرے گا تو گنہگار ہو گا، پہلے بھول کر گزرنے کی صورت میں گنہگار نہیں ہوا تھا لیکن اب اپنی غلط فہمی اور دُرُست دینی مسئلے کا علم نہ ہونے کے سبب گنہگار ہو گا لہٰذا اگر کوئی بھول نمازی کے آگے سے گزر جائے تو ہرگز واپس نہ پلٹے۔

سوال بعض اوقات مَساجد میں تعمیراتی کام ہوتا ہے تو ایسی صورت میں دو پلرز کے درمیان ایک رسی باندھی جاتی ہے اور اسی رسی کو بطور سترہ استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ رَسّی کے نیچے کچھ نہیں ہوتا۔ مستری وغیرہ اس رسی کو سترہ سمجھ کر نمازی کے آگے سے گزرتے ہیں۔

اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب دو پِلَرز کے درمیان جو رَسّی باندھی جاتی ہے، وہ سترہ کے لیے کافی نہیں ہے، کیونکہ نمازی کو سترہ زمین پر گاڑنے یا پھر زمین کی سطح سے برابر کھڑا رکھنے کا حکم ہے، نہ کہ زمین سے اوپر چوڑائی پر رکھنے کا۔(مجمع الانھر، 1/183)

دو پلرز کے درمیان جو رسی باندھی جاتی ہے وہ زمین سے اوپر ہوتی ہے، اور رسی سے لے کر زمین تک کا درمیانی حصہ خالی ہوتا ہے۔ لہٰذا دو پلرز کے درمیان بندھی ہوئی رسی کو سترہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی اس کے آڑ میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہو گا۔

سوال کیا اپنے ہاتھ کو بطورِ سترہ استعمال کیا جا سکتا ہے؟ بعض لوگ نمازی کے آگے سے گزرتے وقت اپنا ہاتھ نمازی کے سامنے کر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے سترہ حاصل ہو گیا، کیا ان کا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب جی نہیں! نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص اپنے ہاتھ کو سترے کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا، کیونکہ گزرنے والے کا ہاتھ اس کے جسم کا ایک حِصّہ ہے اور اس کے تابِع (Subordinate) ہوتا ہے، جبکہ سترہ نمازی کے آگے زمین میں الگ سے گاڑنے یا زمین کے ساتھ برابر کھڑا رکھنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ عُلَمائے کرام نے بیان فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس عَصا (اسٹک) ہو لیکن اسے زمین میں نَصب کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں اسے کھڑا کر کے نماز پڑھنے والے کے آگے سترے کے طور پر رکھنا جائز ہے، بشرطیکہ اسے ہاتھ سے چھوڑ کر فوراً اس کے گرنے سے پہلے اس کے آگے سے گزر جائے۔
(بہارِ شریعت، 1/617، حصہ:3)

یہاں بھی واضح طور پر عصا کو ہاتھ سے چھوڑ کر گزرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے، اپنے ہاتھ سے پکڑ کر سترہ بنانا مراد نہیں، لہٰذا گزرنے والا اپنے جسم کے کسی حصے کو سُترے کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا۔

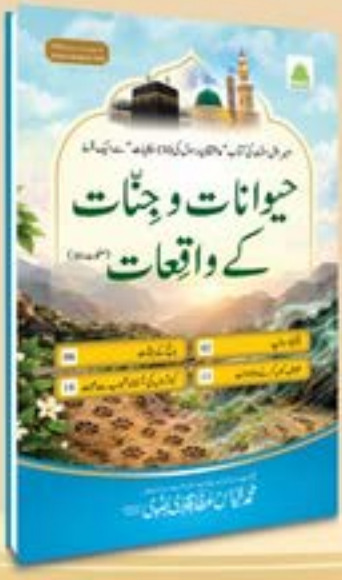
سوال بعض نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے آگے سے کوئی شخص بغیر سترے کے گزرتا ہے تو وہ ان کو ہاتھ سے پکڑ کر روکتے ہیں، کیا حالت نماز میں کسی کو ہاتھ سے پکڑ کر روکنا درست ہے، اس سے نماز میں تو کوئی اثر نہیں ہو گا؟

جواب اس طرح ہاتھ پکڑ کر روکنا درست نہیں، یہ غلط طریقہ ہے، بلکہ عملِ کثیر ہونے کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ علمائے کرام نے اس کا درست طریقہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللہ) کہہ کر روکے یا اِشارے سے روکے، بِلا ضرورت دونوں کام نہ کرے کہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، 1/617، حصہ: 3 ملخصًا) البتّہ آگے سے گزرنے والے کو روکنا مُستَحَب ہے۔

اِلتجا

ہو سکے تو اپنی اپنی مساجِد میں یہ مختصر رسالہ ”نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل“ تقسیم فرمایئے۔ اگر امام و خطیب صاحبان جمعہ، عیدَیْن یا بڑی راتوں وغیرہ میں اِس رسالے سے دینی مسائل پڑھ کر نمازیوں میں بیان فرماتے رہیں تو اِن شاءَ اللہ اس سے بھی عمل کا جذبہ پیدا ہو گا۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے یہ رسالہ مفت ڈاؤن لوڈ کر کے سوشل میڈیا کے ذریعے عام کیجئے اور ثواب کمایئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net